قنوتِ نازلہ کا حکم اور ادائیگی کا طریقہ

مفتی محمد راشد ڈسکوی
رفیق شعبہ تصنیف وتالیف جامعہ فاروقیہ کراچی

موجودہ زمانے میں قتل وغارت گری اتنی زیادہ عام ہوچکی ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ کا وہ ارشاد روزِ روشن کی طرح واضح ہوکر سامنے آجاتا ہے کہ آں جناب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”والذی نفسی بیده! لا تذهب الدنیا حتیٰ یأتي علی الناس یومٌ لا یدری القاتلُ فیم قتَل، ولا المقتولُ فیم قُتِل“. فقلتُ: فکیف ذالک؟ قال: ”الهرجُ! القاتل والمقتول فی النار“. (رواه مسلم فی صحیحه،عن أبی هریرة رضی الله عنه،کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتیٰ یمر الرجل بقبر الرجل، رقم الحدیث: ۲۹۰۸،ص: ۱۱۸۲، دارالسلام)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آں جناب ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ یہ دنیا ختم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ ایک ایسا دن آجائے کہ قاتل کو یہ معلوم نہیں ہوگا کہ وہ کس وجہ سے قتل کررہا ہے اور نہ ہی مقتول کو معلوم ہوگا کہ اسے کس جرم میں قتل کیا گیا؟!“۔

اور پھر اسی پر بَس نہیں، یہ قتل وغارت اتنی بڑھی کہ اس کا رُخ ایک عالمی طاغوتی منصوبہ کے تحت باقاعدہ طور پر عامۃ الناس سے وارثانِ انبیاء، علماء اور طلباء کی طرف موڑ دیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ وارثانِ انبیاء تو شہادت جیسے مرتبۂ عظمیٰ پر فائز ہونے والے ہیں، لیکن ان کے قتل کے منصوبے بنانے والے اور اس فعلِ بد میں میں شریک ہونے والوں کی بدبختی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ان اہلُ اللہ کی دشمنی پر کمربستہ ہیں۔

قربِ قیامت میں علم اٹھا لیا جائے گا

ان اہلِ علم شخصیات کا قتلِ عام بھی علاماتِ قیامت میں سے ہے، جیسا کہ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”إن اللّٰه لا یقبض العلم انتزاعاً ینتزعه من العباد ولکن یقبض العلم بقبض

العلماء، حتیٰ إذا لم یبق عالما اتخذ الناس ر ء وساً جهالاً،فسُئلوا، فأفتوا بـغير علمٍ، فضلوا وأضلوا''. (رواہ الإمام البخاریؒ فی صحیحه،عن عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، رقم الحدیث: ١٠٠، ١/٣٢، دار طوق النجاۃ)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان سے علم کو اس طرح ختم نہیں فرمائیں گے کہ اُسے دفعۃً اٹھالیں، بلکہ علماءِ دین کے اٹھانے کی صورت میں علم کو اٹھالیں گے، یہاں تک کہ جب کوئی بھی عالمِ (حقیقی) باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے، ان جہلاء سے سوال کئے جائیں گے تو یہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔

موجودہ حالات میں ایک سنت عمل

ان حالات میں کہ جب مسلمانوں پر کوئی بڑا حادثہ پیش آجائے، مثلاً: طاعون کی وباء پھیل جائے، یا کفار حملہ کردیں، یا خود مسلمانوں میں ہی قتل وغارت عام ہوجائے تو ایسے مواقع میں نبی اکرم ﷺ سے ایک خاص عمل کرنا ثابت ہے، جسے قنوتِ نازلہ کہتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''نبی اکرم ﷺ نے ایک مہینہ تک نمازِ فجر میں قنوت (نازلہ) پڑھی، جس میں آپ ﷺ نے عرب کے بعض قبیلوں مثلاً: رِعْل، ذکوان، عُصَیَّہ اور بنی لحیان کے خلاف بددعا فرمائی تھی''۔

''عن أنس بن مالک رضی اللّٰه عنه قال: إن نبی اللّٰه ﷺ قنت شهراً فی صلاۃ الصبح، یدعوا علیٰ أحیاء العرب علیٰ رِعْلٍ و ذَکْوان و عُصَیَّة وبنی لِحیان''. (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع ورعل وذکوان وبئر معونة)

چنانچہ! ملک کے موجودہ حالات کے پیشِ نظر صدر وفاق المدارس ومہتمم جامعہ فاروقیہ حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی حضرت شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے متوسلین اور ائمہ مساجد کو نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اپنی اپنی مساجد میں قنوتِ نازلہ شروع کردیں تو اللہ رب العزت کی ذاتِ اقدس سے قوی امید ہے کہ حالات میں بہتری پیدا ہوجائے گی اور مسلمانوں کی دلی تسلی کے ساتھ ان قاتل اور بدبخت لوگوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے گرفت کا عمل بھی شروع ہوجائے گا۔ اس لئے کہ ایسے حالات میں مصائب وبلیّات اور سختیاں دور کروانے کے لئے، مسلمانوں کی فتح اور کافروں کی شکست (اور آفات کی دوری) کے لئے بالاتفاق نمازِ فجر کی جماعت میں قنوتِ نازلہ پڑھنا مسنون ومستحب ہے۔

چنانچہ! خاتمۃ المحققین علامہ شامیؒ نے لکھا ہے:

”(ولا يقنت لغيره إلا) لنازلة، فيقنت الإمام في الجهرية. وفي حاشية ابن عابدينؒ تحت قوله:”إلا لنازلة“ قال في الصحاح: النازلة: الشديدة من شدائد الدهر، ولا شک أن الطاعون من أشد النوازل............قال أبو جعفر الطحاویؒ:إنما لا يقنت عندنا في صلاة الفجر من غير بلية، فإن وقعت فتنة أو بلية فلا بأس به، فعلهٗ رسول الله ﷺ“.

(حاشية ابن عابدين، كتاب الصلاة ، مطلب:في القنوت للنازلة: ۲/۵۴۲، دار المعرفة، بيروت)

قنوتِ نازلہ سے متعلق بعض متفرق مسائل

چنانچہ! خیال ہوا کہ قنوتِ نازلہ سے متعلقہ مسائل،طریقہ کار اور اس میں پڑھی جانے والی دعا منظرِ عام پر لائی جائے،تاکہ ائمہ مساجد کے لئے سہولت وآسانی ہو جائے، ذیل میں وہ مسائل ذکر کئے جاتے ہیں اور اہلِ علم حضرات کے اطمینانِ قلب کے لئے حوالہ جات بھی ذکر کردیئے گئے ہیں:

☆ تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے قنوتِ نازلہ پڑھنا درست نہیں ہے۔

”(فيقنت الإمام في الجهرية) وفي حاشية ابن عابدين تحت قوله:”فيقنت الإمام في الجهرية“و ظاهر تقييدهم بالإمام أنه لا يقنت المنفرد“. (حوالہ بالا)

☆ قنوتِ نازلہ احناف کے نزدیک صرف فجر کی نماز میں پڑھی جاسکتی ہے،البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک قنوتِ نازلہ کا تمام نمازوں میں پڑھنا درست ہے۔

”(وأما القنوت في الصلوٰت كلها للنوازل فلم يقل به إلا الشافعيؒ، وكأنهم حملوا ما روی عنه عليه الصلاة والسلام أنه قنت في الظهر والعشاء كما في مسلم، وأنه قنت في المغرب أيضاً كما في البخاری على النسخ لعدم ورود المواظبة والتكرار الواردين في الفجر عنه عليه الصلاة والسلام، وهو الصريح في أن قنوتَ النازلة عندنا مختص بصلاة الفجر دون غيرها من الصلوات الجهرية“.

(حاشية ابن عابدين، كتاب الصلاة ، مطلب:في القنوت للنازلة: ۲/۵۴۲، دار المعرفة، بيروت)

قنوتِ نازلہ پڑھنے کا طریقہ

☆ قنوتِ نازلہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نمازِ فجر کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد ”سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ“ کہہ کر امام کھڑا ہو جائے،اور قیام کی حالت میں دعائے قنوت (جو آگے آرہی ہے) پڑھے اور مقتدی اُس کی دعا پر آہستہ آواز سے آمین کہتے رہیں، پھر دعا سے فارغ ہو کر ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے سجدے میں چلے جائیں اور بقیہ نماز امام کی اقتداء میں اپنے معمول کے مطابق ادا کریں۔

”وأنہ یقنت بعد الرکوع لا قبلہ، بدلیل أن ما استدل بہ الشافعیؒ علی قنوت الفجر، وفیہ تصریح بالقنوت بعد الرکوع، حملہ علماؤنا علی القنوت للنازلۃ، ثم رأیت الشرنبلالیؒ فی مراقی الفلاح صرح بأنہ بعدہ واستظھر الحموی أنہ قبلہ، والأظھر ما قلناہ، واللّٰہ أعلم“.

(حاشیۃ ابن عابدین، کتاب الصلاۃ، مطلب: فی القنوت للنازلۃ: ۲/۵۴۲، دار المعرفۃ، بیروت)

☆ اگر دعائے قنوت مقتدیوں کو یاد ہو تو امام بھی آہستہ پڑھے اور مقتدی بھی آہستہ آواز میں پڑھیں اور اگر مقتدیوں کو یاد نہ ہو، جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے تو امام بلند آواز سے دعا کے کلمات کہے اور سب مقتدی آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں۔

”وھل المقتدی مثلہ أم لا؟ و ھل القنوت ھنا قبل الرکوع أم بعدہ ؟ لم أرہ. والذی یظھر لی أن المقتدی یتابع إمامہ، إلا إذا جھر، فیؤمن“.

(حاشیۃ ابن عابدین، کتاب الصلاۃ، مطلب: فی القنوت للنازلۃ: ۲/۵۴۲، دار المعرفۃ، بیروت)

☆ قنوتِ نازلہ کے دوران دعا میں ہاتھوں کو لٹکایا جائے یا دعا کے انداز میں دونوں ہاتھوں کو اٹھایا جائے؟ اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اس حالت میں احتمالاً تین طرح کی صورتیں اپنائی جاسکتی ہیں:

۱:...... ناف کے نیچے ہاتھوں کو باندھا جائے، جیسا کہ عام طور سے قیامِ نماز میں باندھے جاتے ہیں۔

۲:...... دونوں ہاتھ نیچے کی طرف لٹکائے جائیں۔

۳:...... دعا مانگنے کے انداز میں ہاتھ اُوپر اٹھا لئے جائیں۔ ان تین صورتوں میں سے پہلی دونوں صورتیں درست ہیں، لیکن ان میں سے دوسری صورت (یعنی: ہاتھوں کو لٹکائے رکھنا) بہتر ہے، جب کہ تیسری صورت (یعنی: دعا کی طرح ہاتھوں کو اٹھانا) مناسب نہیں ہے۔

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ نے اپنی کتاب ”بوادر النوادر“ میں لکھا ہے:

”مسئلہ مجتہد فیہ ہے، دلائل سے دونوں طرف (یعنی: پہلی دو صورتوں کی طرف) گنجائش ہے اور ممکن ہے کہ ترجیح قواعد سے وضع (ہاتھ باندھنے) کو ہو۔ کما ھو مقتضیٰ مذھب الشیخین، لیکن عارضِ التباس وتشویشِ عوام کی وجہ سے اِرسال کو ترجیح دی جاسکتی ہے، کماھو مذھب محمد“۔

(بوادر النوادر، نوے واں نادرہ، تحقیق ارسال یا وضع یدین در قنوتِ نازلہ: ۶/۱۲۲، ۱۲۳، ادارہ اسلامیات)

☆ قنوتِ نازلہ کی دعا پڑھنے کی حالت میں جو مسبوقین امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوں، وہ تکبیرِ تحریمہ کہنے کے بعد قیام کی حالت میں امام کی دعا پر آہستہ آواز سے آمین کہتے رہیں، ان کی یہ رکعت شمار نہیں ہوگی (کیوں کہ ان کی شرکت امام کے رکوع سے اُٹھ جانے کے بعد ہوئی ہے) وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دونوں رکعتوں کو حسبِ قاعدہ پورا کریں گے۔

☆ قنوتِ نازلہ کتنے دنوں تک جاری رکھی جائے؟ اس بارے میں کوئی مقدار متعین نہیں ہے کہ اتنے دن تک پڑھی جائے اور اس کے بعد پڑھنا جائز نہیں، بلکہ ضرورت کے موافق اس دعا کو جاری رکھا جائے، تاہم اتباعِ سنت کی غرض سے ایک مہینہ تک اس کو جاری رکھا جائے، جیسا کہ شروع میں ذکر کی گئی حدیثِ نبوی ﷺ میں ذکر ہوا۔

”قلت و فيه بيان غاية القنوت للنازلة أنه ينبغي أن يقنت أياماً معلومةً عن النبي ﷺ، وهي قدرُ شهرٍ، كما في الروايات عن أنسؓ: ”أنه ﷺ قنت شهراً ثم ترك“ فاحفظه فهذا غايةُ اتباع السنة النبوية ﷺ“.

(إعلاء السنن، أحكام القنوت النازلة: ۶/۱۱۸، إدارة القرآن، کراتشي)

قنوتِ نازلہ کی دعا

☆ دعائے قنوتِ نازلہ بہت سی روایات میں قدرے مختلف الفاظ کے ساتھ وارد ہوئی ہے، ان سب کو سامنے رکھتے ہوئے موجودہ حالات کے مطابق علماءِ عصر نے ایک جامع دعا نقل کی ہے:

﴿اللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْ مَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنَا فِيْ مَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنَا فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَا أَعْطَيْتَ، وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضیٰ عَلَيْكَ، وَإِنَّه لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ، نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلِلْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْإِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ، وَثَبِّتْهُمْ عَلیٰ مِلَّةِ رَسُوْلِكَ، وَأَوْزِعْهُمْ أَنْ يَشْكُرُوْا نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَأَنْ يُوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِيْ عَاهَدْتَّهُمْ عَلَيْهِ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اِلٰهَ الْحَقِّ، سُبْحَانَكَ؛ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، اَللّٰهُمَّ انْصُرْ عَسَاكِرَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَالْعَنِ الْكَفَرَةَ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَمَنْ حَذَا حَذْوَهُمْ مِنَ الْأَحْزَابِ وَالْمُنَافِقِيْنَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَاءَكَ مِنَ الطُّلَّابِ وَالْعُلَمَاءِ وَالْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ، وَشَتِّتْ شَمْلَهُمْ، وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ، وَأَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ، وَخُذْهُمْ أَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ، وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ﴾.

ترجمہ: ”یا اللہ! ہمیں راہ دکھلا اُن لوگوں میں جن کو آپ نے راہ دکھلائی، اور عافیت

دے اُن لوگوں میں جن کو آپ نے عافیت عطا فرمائی، اور کارسازی فرمایئے ہماری ان لوگوں میں جن کے آپ کارساز ہیں، اور ہمیں ان چیزوں میں برکت عطا فرمایئے جو آپ نے ہمیں عطا فرمائیں، اور ہماری ان چیزوں کے شر سے حفاظت فرمایئے جن کا آپ نے فیصلہ فرمایا، کیوں کہ آپ ہی فیصلہ کرنے والے ہیں، اور آپ کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ بے شک آپ جس کی مدد فرمائیں وہ ذلیل نہیں ہوسکتا، اور عزت نہیں پاسکتا وہ شخص جو آپ سے دشمنی کرے۔ اے ہمارے رب! آپ بابرکت ہیں اور بلند و بالا ہیں۔ ہم تجھ ہی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے اس نبی پر جو بڑے کریم ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور مؤمن مردوں اور عورتوں کے اور مسلمان مَردوں اور عورتوں کے گناہ معاف فرمادے، اور اُن کے دلوں میں باہم الفت پیدا فرمادے، اور ان کے باہمی تعلقات کو درست فرمادے، اور اُن کے دلوں میں ایمان وحکمت کو قائم فرمادے، اور ان کو اپنے رسول ﷺ کے دین پر ثابت قدم رکھ، اور توفیق دے اُنہیں کہ شکر کریں تیری اس نعمت کا جو تو نے اُنہیں دی ہے اور یہ کہ وہ پورا کریں تیرے اس عہد کو جو تو نے ان سے لیا ہے، اور ان کی اپنے اور ان کے دشمنوں کے خلاف مدد فرما۔ اے اللہ! ان کافروں اور مشرکوں پر لعنت فرما، اور ان گروہوں پر جو ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں اور منافقین پر جو آپ کے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں، اور آپ کے اولیاء کو قتل کرتے ہیں، بالخصوص علماء، طلبہ اور عامۃ المسلمین کو۔ اے اللہ! خود انہیں کے اندر آپس میں اختلاف پیدا فرما، اور ان کی جماعت کو متفرق کردے، اور ان کی طاقت پارہ پارہ کردے، اور ان کے قدموں کو اُکھاڑ دے، اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دے، اور ان کو ایسے عذاب میں پکڑ لے، جس میں قوت وقدرت والا پکڑا کرتا ہے اور اُن پر اپنا ایسا عذاب نازل فرما جو آپ مجرم قوموں سے دور نہیں کرتے‘‘۔

پانچوں نمازوں کے بعد امام ومقتدی سب یہ دعا کریں

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے جواہر الفقہ میں لکھا ہے کہ پانچوں نمازوں کے بعد امام اور مقتدی یہ دعا بھی مانگیں، وہ دعا موجودہ حالات کے پیشِ نظر قدرے تغیر وتبدل کے ساتھ نقل کی جاتی ہے:

’’اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ، سَرِیْعَ الْحِسَابِ، اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ الْأَحْزَابَ، اَللّٰھُمَّ

اهْـزِمْهِـمْ وَزَلْزِلْهُمْ، اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُجَاهِدِيْنَ الَّذِيْنَ يُـجَـاهِـدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِكَ حَقّاً، وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ فِيْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَـغَـارِبِهَـا خَاصَّةً فِيْ بَاكِسْتَانَ وَأَطْرَافِهَا، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا وَاحْفَظِ الطُّلَّابَ وَالْـعُـلَمَآءَ خَاصَّةً وَالْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً وَكَافَّةً، وَالْمَدَارِسَ وَالْمَعَاهِدَ الدِّيْنِيَّةَ كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا، وَاكْنُفْنَا بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ، وَأَعِـنَّـا وَلَا تُـعِـنْ عَـلَيْنَا، وَانْصُرْنَا وَلَا تَنْصُرْ عَلَيْنَا، وَامْكُرْلَنَا وَلَا تَمْكُرْبِنَا، وَاهْـدِنَا وَيَسِّرِ الْهُدٰى لَنَا، اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ نَشْكُوْا ضُعْفَ قُوَّتِنَا، وَقِلَّةَ حِيْلَتِنَا، وَهَوَانَنَا عَلَى النَّاسِ، إِنَّهٗ لَا مَلْجَأً وَلَا مَنْجَأً مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ“.

ترجمہ: ”اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے! جلد حساب لینے والے! یا اللہ! ان طاقتوں کو شکست دیدے، یا اللہ! اسلام، مسلمان اور ان مجاہدین کی مدد فرما، جو تیرے راستے میں زمین کے مشرق و مغرب میں خاص طور پر پاکستان اور اس کے گردونواح میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے۔ یا اللہ! ہماری حفاظت فرما، خاص طور پر طلبہ اور علماء کی اور عام طور پر عام مسلمانوں کی اور مدارس و تمام مراکز دینیہ کی حفاظت فرما۔ یا اللہ! ہماری کمزوریوں پر پردہ ڈال دے اور خوف کی چیزوں سے ہم کو امن عطا فرما۔ اور ہمیں اپنی اس طاقت کی پناہ میں لے جس کا کسی دشمن کی طرف سے بھی ارادہ نہیں کیا جاسکتا، اور ہماری مدد فرما اور ہمارے مقابل کی مدد نہ فرما اور ہم کو فتح دے، ہمارے مقابل کو فتح نہ دے، اور ہمارے مخالف کی مدد نہ فرما، اور ہم کو ہدایت عطا فرما، اور ہمارے لئے ہدایت کو آسان فرما۔ یا اللہ! ہم آپ ہی کے سامنے اپنی کمزوری، بے سامانی اور لوگوں کی نظروں میں بے وقعتی کی شکایت پیش کرتے ہیں، کیوں کہ آپ کے عذاب سے نجات و پناہ بجز آپ کے کوئی نہیں دے سکتا“۔

زندۂ جاوید

بہتا ہے شاہراہوں پہ اہلِ صفا کا خون
ہوتے ہیں آئے دن یہاں دین پوری شہید
قاتل سب ان کے قعرِ ہلاکت میں جائیں گے
زندہ ہمیشہ رہتے ہیں مرتے نہیں شہید

نتیجۂ فکر: لئیق احمد